جلد ۳۵ | ۶ ماہ احسان ۱۳۲۶ ھش | ۱۵ رجب ۱۳۶۶ ھ | ۶ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

کل ۷ بجے صبح فضل عمر ہوسٹل میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ احمدیت کے حالات سنائیں گے۔

کانگرس کی سیاسی نااہلی

سول اینڈ ملٹری گزٹ اشاعت ۴ جون کے لیڈر میں کہا گیا ہے کہ

" اگر تقسیم سے ہندوستان کو نقصان پہنچا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری سراسر کانگرس کی نااہلی اور اس کی سیاست کے کھوکھلا پن پر ہے۔ سیاسی تدبر میں اس کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ اس نے جا و بے جا اکی مخالفت کر کے مطالبہ پاکستان کو محض "ایک بھرتی کے نعرہ" سے ایک "مذہبی عقیدے" کی بلندی تک پہنچا دیا۔ اور ایک ذرا سے سیاسی ہوا کے جھونکے پر اپنے بادبانوں کی مرمت کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ وہ کسی ہوا کو اپنے قابو میں لانے پر کامیاب نہ ہو سکی"۔

اگر اس کے ساتھ ہم راجہ مہندر پرتاپ صاحب کے مندرجہ ذیل فقرے کو بھی جو انہوں نے پچھلے دنوں کراچی میں ایک چائے کی دعوت پر کہا تھا کہ "ہندوؤں کو یہ وہم ہو گیا ہے۔ کہ اگر انگریز ہندوستان پر حکومت کر سکتا ہے۔ تو وہ بھی کر سکتے ہیں"۔ پیش نظر رکھیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

کانگرس نے اب تک سر تا سر ان آشرمی ہندو سرمایہ داروں کی نمائندگی کی ہے۔ اگر اس وہم میں گرفتار نہ ہوتی تو ناممکن تھا کہ ہندوستان پر یہ آفتیں آتیں۔ جو اب آ رہی ہیں۔ آج تک کانگرس نے جو بھی قدم اٹھایا اسی نظریہ کی بنا پر اٹھایا ہے۔ اور اس کو یہ وہم ہے کہ ہندوستان صرف اونچ جاتی ہندوؤں کی بلا شرکت غیرے ملکیت ہے۔ اس نے خیال کیا کہ اب جبکہ انگریز ہندوستان سے کوچ کرنے والا ہے یہ وقت ہے کہ کوشش کی جائے۔ کہ اس کی جانشینی ہندوؤں اور صرف ہندوؤں کے ہاتھ آئے۔ بے شک ہندوؤں نے جائز و ناجائز ذرائع سے انگریزی اقتدار کے دوران میں دوسری اقوام خاصکر مسلمانوں کے مقابلہ میں کسی قدر اقتصادی۔ تمدنی اور تعلیمی فوقیت حاصل کر لی تھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ ان کی عارضی فوقیت سے دیگر اقوام کے مقابلہ میں ان کو وہی درجہ حاصل ہو گیا تھا۔ جو انگریزوں کو ہندوستانی اقوام کے مقابلہ میں حاصل رہا ہے انگریز یہاں اجنبی تھے۔ اور ان کے خیال میں یہاں کی تمام اقوام یکساں اہمیت رکھتی تھیں۔ ان کے مدنظر صرف اپنا مفاد تھا یہاں کی کسی قوم سے دلی ہمدردی یا لگاؤ نہیں تھا۔ وہ ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف استعمال کرنے میں اگر کامیاب ہوئے تو اس کی یہی وجہ تھی۔ کہ وہ کبھی اس قوم کو اور کبھی اس قوم کو سبز باغ دکھا سکتے تھے۔ اور چونکہ سب قوموں کی حیثیت محکومانہ تھی مختلف اوقات میں ان کا قریب میں آ جانا آسان تھا۔

لیکن کانگرس کے متعصب راہنماؤں نے تعصب کے نشہ میں اس حقیقت کو فراموش کر دیا کہ جس طرح غلامی کی حالت میں سب ہندوستانی اقوام کا درجہ مساوی تھا، اسی طرح آزادی کی صورت میں بھی ان کا درجہ مساوی ہونا فطرتی امر ہے۔ اگر آزادی ہے تو سب کے لئے یکساں ہے ورنہ کسی کے لئے بھی نہیں

افسوس ہے کہ کانگرس شروع سے لے کر آج تک اس غلط فہمی میں مبتلا رہی اور اس نے انگریزوں کے مکمل جانشین بننے کے لئے وہی رویہ اختیار کیا۔ اور وہی طریقے استعمال کئے۔ جو انگریزوں نے کئے تھے۔ اور وہ اسی نقطہ نظر کے زیر اثر پروان چڑھی۔ اس نے اپنے دامن کو دیگر عناصر سے بالکل پاک رکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان اور پھر اچھوت اس سے زیادہ زیادہ بدظن ہوتے چلے گئے۔ لیکن کانگرس نے اس بدظنی کو دور کرنے کے لئے نہ صرف یہ کہ کوشش ہی نہ کی۔ بلکہ ایسی ایسی فریبانہ چالیں چلیں کہ یہ بدظنی کی خلیجیں وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئیں اور اس ناعاقبت اندیشی نے ہندوستان کو اب آخر میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے

ہم سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اس رائے سے متفق ہیں کہ مسلم لیگ کی موجودہ طاقت کا ذمہ دار صرف کانگرسی سیاست کا دیوالہ پن ہے۔ ماضی قریب میں خاص طور پر کانگرس نے اپنی تمام قوت مسلم لیگ کی دشمنی میں صرف کی اور ایک دفعہ بھی اس کی طرف نیک نیتی سے دست تعاون نہیں بڑھایا۔ اور اس طرح ملک کو ہر طرح کا نقصان پہنچاتی رہی۔ کاش کانگرس اب اتنی خرابیوں کے بعد ہی سمجھ جائے۔ کہ ہندوستان میں کسی واحد فریق کو خواہ بظاہر وہ اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے دوسروں پر کتنی ہی فوقیت کیوں نہ رکھتا ہو۔ دوسروں کے علی الرغم کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اب بھی اس نے اپنی دیرینہ آشرمی متعصبانہ روش نہ چھوڑی۔ تو کوئی بڑے سے بڑا فریب بھی خود اس ملک کو جو موجودہ تقسیم کے رو سے خود ملنے

قبضہ میں دیا گیا ہے۔ مزید تقسیم در تقسیم سے نہیں رک سکے گا۔ اور اس کا دوسرا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ جو صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ ہندوستان کا چپہ چپہ فتنہ و فساد سے بھر جائے گا۔ اور یہ ملک ایک جہنم زار بن کر رہ جائے گا۔

زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اب تک کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر ایک طرف تو رسمی طور پر امن کی تلقین کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خانہ جنگی کی دھمکیاں بھی دیئے چلے جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ موجودہ بد امنی کی تمام تر ذمہ داری آل انڈیا مسلم لیگ کے کندھے پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہمیں کانگرسی لیڈروں کی دھمکیوں سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر یہاں تمام مفسد لوگ آباد نہیں۔ یہاں ہندو سکھ۔ عیسائی۔ بیتی اچھوت وغیرہ اقوام میں بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے۔ جو ان فسادات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ان فسادات کی کنہ کو کچھ تو پا چکی ہے۔ اور کچھ پا رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں ہے۔ کہ جب ہندوستانیوں کی شرافت نیک دلی اور امن پسندی ایک طاقت بن کر موجودہ کانگرسی لیڈروں کے خلاف بغاوت کر دے گی۔ اور ہندوستان کے اہم معاملات کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں آجائیگی جو واقعی تمام مختلف ہندوستانی عناصر کے صحیح نمائندے ہونگے ؛

وقف جائداد کے وعدوں کی میعاد
۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں

صرف عہدہ داران مال کے لئے

عہدہ داران مال جماعتہائے مقامی اپنی اپنی جماعتوں کے احباب سے ضروری چندوں کی وصولی کیطرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ چونکہ ضروری چندہ جات کی آمد ماہ گذشتہ میں بمقابلہ بجٹ بہت کم ہوئی ہے۔ اس لئے سیکرٹریان مال کو خاص کوشش کر کے ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ انکی جماعت میں کوئی ایسا شخص نہ رہ جائے۔ جو کچھ نہ کچھ آمد رکھتا ہو۔ اور اس سے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ وصول نہ ہوتا ہو۔ اگر کسی جماعت میں محصلین کم ہوں۔ تو ان کی تعداد زیادہ کی جائے۔ تا ہر شخص کے پاس بر وقت پہنچ کر چندہ حاصل کیا جا سکے ؛ نظارت بیت المال

کونسی جماعت ہے؟

نظارت علیا میں ایک جماعت کیطرف سے مجلس انصار اللہ کے زعیم چودھری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ اور سیکرٹری میاں محمد الدین صاحب کے منتخب ہونیکی اطلاع بھجوائی ہے۔ لیکن انہوں نے جماعت کا نام اور پتہ وغیرہ کوئی تحریر نہیں کیا۔ مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں ؛ کونسی جماعت ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

نماز باجماعت فرض ہے

(مرتبہ چوہدری منیر احمد صاحب وینس)

قادیان ۴ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر مہمانوں کو شرف ملاقات بخشنے کے بعد نماز باجماعت کے متعلق جو ملفوظات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ہر ایک چیز کا ایک اہم اور ضروری حصہ ہوتا ہے۔ جس پر اس چیز کا دار و مدار ہوتا اور اس سے اسکی زندگی وابستہ ہوتی ہے۔ دوسرے حصے بھی ضروری ہوتے ہیں۔ لیکن ان پر زندگی کا انحصار نہیں ہوتا مثلاً انسانی جسم میں دل و دماغ اہم ترین حصے ہیں۔ جنکے بغیر انسانی جسم کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسی طرح مذہب میں عبادت ہی مذہب کا اہم ترین جزو ہے جس کے بغیر مذہب محض رواج اور خیالی چیز ہے مذہب کے بارہ میں انسان کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ یا تو وہ بالکل منکر ہوتا ہے۔ اور اپنے انکار کا اقبال کرتا ہے۔ اور یا پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ منکر تو ہوتا ہے۔ لیکن سوسائٹی وغیرہ کے دباؤ کی وجہ سے اقرار نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے انکار کو توجیہات اور تاویلات کے قالب میں ڈھال لیتا ہے اور احکام شریعت کی حکمت اور فلسفہ کے مقابلہ میں خود تراشیدہ دلیلوں اور غیر معقول حکمتوں کو پیش کرتا ہے مثلاً جو شخص نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کو ادا نہیں کرتا۔ اور صاف طور پر انکار بھی نہیں کرتا۔ اس نے بزعم خویش نہایت عمدہ توجیہات وضع کی ہوتی ہیں۔ اور اپنی غلط تاویلات کے لئے بہت سی دلیلیں ایجاد کی ہوتی ہیں۔ جن کے مقابلہ میں وہ شرعی احکام کی حکمتوں کو ہیچ سمجھتا ہے۔ فی الحقیقت یہ چیز نفس کی بیماری کی علامت ہے۔ مذہب کے معاملہ میں ہرگز خود تراشیدہ دلیلوں کو دخل انداز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صحیح تو یہ ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں عقل کو پیچھے کی طرف سمجھنا چاہیئے۔ جب مذہب کو مان لیا اور خدا تعالٰی کی ہستی کا اقرار کر لیا۔ تو پھر عقل کے دلائل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں جب مذہب کے پہچاننے اور جاننے کا سوال ہوتا ہے۔ تو عقل کی ضرورت ہے۔ لیکن جب جان اور پہچان ہو گئی۔ تو پھر عقل کو دوڑانا بالکل حماقت ہے۔ جب ایک شخص کسی کو اپنا روحانی رہنما مان لیتا ہے۔ تو عقل کی اتباع ختم ہو جاتی ہے اس کے پیچھے اندھا دھند چلنا ہی دانائی ہے۔ اور پھر جب رہنما بھی ایسا ہو۔ کہ جس سے غلطی کا امکان ہی نہ ہو۔ رسول سے تو غلطی ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالٰی کے متعلق ہم یہ خیال بھی نہیں کر سکتے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ خدا تعالٰی نے ہمارے لئے عبادت کے کچھ احکام وضع کئے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم نماز ہے اور نماز بھی باجماعت۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی ذکر آیا ہے۔ اقامت الصلوٰۃ کے لفظوں میں ہی آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں نماز باجماعت یعنی انفرادی نماز کا وجود ہی قرآن کریم سے ثابت نہیں سوائے اشد مجبوری کے پہلی خالی نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ صرف منافقوں کے لئے استعمال ہوا کسی ایک جگہ بھی مومنوں کے لئے نہیں ہوا۔ بلکہ ہر جگہ اقامت الصلوٰۃ ہی ہوا ہے یعنی ان کی نماز ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ وہ اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہ اسکے لئے۔ تو نماز باجماعت میں کمزوری دکھانا خاص تباہی کی علامت ہے۔ میں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر سر کے بل بھی چل کر آنا پڑے تو آؤ۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ اس میں سستی کرتے ہیں۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ ہماری جماعت دوسروں کی نسبت بہت زیادہ نماز باجماعت ادا کرتی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ادا کرتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کے لئے اس قدر اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک نابینا شخص نے جو رستہ کی خرابی کی وجہ سے باسانی مسجد میں نہیں آسکتا تھا۔ گھر پر پڑھنے کی اجازت چاہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے کانوں تک

ن کی آواز پہنچتی ہے۔ تو پھر خواہ کتنی ہی
بقت ہو ضرور آؤ۔ ایک دو دفعہ آپ نے
ا۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ صبح کی نماز میں کسی
شخص کو اپنی جگہ امام بناؤں۔ اور خود لکڑی
ٹھے اٹھوں اور ان لوگوں کے گھر جاؤں۔ جو نماز
لئے نہیں آتے اور ان کے سمیت اُن کے
وں کو نذر آتش کر دوں

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ نوجوانوں میں
باجماعت پڑھنے کی بہت کم روح پائی جاتی
۔ دوسری خدمات جو سلسلہ کے لئے وہ سر انجام
یتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اگر ان کاموں کی
مشغولیت کی وجہ سے وہ نمازوں کے لئے
ت نہیں نکالتے۔ تو وہ کام خدا کے نہیں بلکہ
ن کا فائدہ صرف ان کو یا ان کی قوم کو پہنچے گا
لیکن اگر ان کے ساتھ ساتھ وہ عبادت الٰہی
بھی بجا لاتے رہتے ہیں۔ بلکہ اسے مقدم کرتے
ہیں۔ تو ان کے وہ کام بھی عبادت بن جائیں گے
سوائے استثنائی صورتوں مثلاً ہنگامی کاموں
غیرہ کے علاوہ نماز باجماعت ضروری ہے
خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے
کسی حد تک توجہ کرتے تو ہیں۔ مگر وہ کچھ اوپری اوپری
ہوتی ہے۔ اب پھر میں ان کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ
وہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اور ہر دس
آدمیوں پر ایک نگران مقرر کر کے باجماعت حاضری
کا انتظام کریں۔ نگران مقرر کرنے میں اس بات
کا خیال نہ کریں کہ لائق آدمی کون ہے۔ اس میں
قرب مکانی زیادہ اہم ہوتا ہے۔ بعض لوگ
چودھری ہوتے ہیں۔ وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم
فلاں محلہ میں نماز پڑھتے ہیں۔ یہ بہانہ
ہوتا ہے۔ انہیں مجبور کیا جائے۔ کہ
وہ اپنے ہی محلہ میں نماز پڑھیں سوائے
ملازمین وغیرہ کے جو دوسری جگہ
کام کرتے ہوں۔ اس قسم کی فہرستیں
بنا کر خدام الاحمدیہ مجھے دیدیں۔ میرے
خیال میں پہلے انہوں نے کوئی کام نہیں
کیا۔ یہ فہرستیں دس دن کے اندر
میرے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ پھر یہ دیکھے
کہ کون کون نماز پڑھتا ہے۔ اور
کون نہیں پڑھتا۔ زعیم مقرر کئے جائیں
جو اس بات کا خیال رکھیں :-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیا کریں۔

شیر خدا حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا وصال

علم وعرفان الٰہی کا مواج سمندر سکون پذیر ہو گیا!

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

کل ۲۸ احسان ۹ بجے صبح ایک عظیم الشان
نشان ربانی انسانی نظروں سے اوجھل
ہو گیا۔ جبکہ ہمارے مشفق و مہربان
استاد علامہ دہر حضرت مولانا سید
محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی تدفین
ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب اپنے علم
اپنے زہد و اتقاء۔ اپنے عشق و محبت
سلسلہ احمدیہ اور دینی قربانیوں کے لحاظ
سے ایک بے مثال وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو نوازا۔ اور دنیا و آخرت میں خاص
فضلوں کا وارث بنایا۔ آپ سے علم دین
سیکھنے والوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اور
یہ فیض عمیم حضرت مولوی صاحب مرحوم کے
درجات کو ہمیشہ بلند کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ

۱۹۰۲ء یعنی آج سے پینتالیس برس پہلے
کی بات ہے۔ جب حضرت مولانا سید محمد
سرور شاہ صاحب کو معہ چند ساتھیوں کے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موضع مد
ضلع امرتسر میں ایک مباحثہ کے لئے بھیجا
اور پھر اسی مباحثہ کے حالات کی بنا پر
حضور نے بتائید ایزدی رسالہ اعجاز احمدی
انعامی دس ہزار روپیہ شائع فرمایا۔ اس
رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے فرمایا ہے :-

فانزل من رب السماء سکینۃ
علی صحبتی واللہ قد کان ینصر
واعطاھم الرحمن من قوۃ الوغی
وایدھم روح امین وابشروا
فکان ثناء اللہ مقبول قومہ
ومنا تصدی للتغا ھم [illegible]
کان مقام البحث کان کاجمۃ
بہ الذئب یعوی والغضنفر یزءر

ترجمہ:- پس میرے اصحاب پر آسمان سے
تسلی نازل کی گئی۔ اور خدا مدد کر رہا تھا۔
اور خدا نے ان کو قوت لڑائی کی دیدی
اور روح القدس نے ان کو مدد دی۔
پس وہ خوش ہو گئے۔ اور ثناء اللہ اپنی
قوم کی طرف سے مقبول تھا۔ اور ہماری
طرف سے مولوی سید محمد سرور شاہ پیش
ہوئے۔ گویا مقام بحث ایک ایسے
بن کی طرح تھا جس میں ایک طرف بھیڑیا
چیختا تھا اور ایک طرف شیر غرّاتا تھا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ
پاکیزہ کلمات ہمیشہ کے لئے حضرت مولانا
سید محمد سرور شاہ صاحب کے روحانی
علمی بلند مقام کو بیان کرتے رہیں گے۔ اور
اس سے زیادہ ایک احمدی حضرت مولوی
صاحب مرحوم کی کیا تعریف کر سکتا ہے۔

اتنے مسلسل لمبے عرصہ تک اور پورے
استقلال وتن دہی سے دینی خدمات بجا لانا
حضرت مولوی صاحب موصوف کا خاص
امتیاز ہے۔ فتنہ پیغامیت کے آغاز میں
حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے جو
شاندار کام کیا ہے۔ وہ رہتی دنیا تک
تاریخ احمدیت میں زریں حرفوں میں نقش
رہے گا۔ خلافت ثانیہ کی فتوحات اور
خلافت ثانیہ کے دشمنوں کی ناکامی و
نامرادی کے ایمان افروز نظاروں کے
دیکھنے کے بعد حضرت مولوی صاحب کا وصال
ہوا ہے۔ بیسیوں مبلغین سلسلہ نے ابتدائی
ایام سے حضرت مولوی صاحب مرحوم سے
شرف تلمذ حاصل کیا۔ اور موجودہ مبلغین میں
سے کوئی بھی اس حلقہ سے باہر نہیں ہو گا۔
ان تمام نوجوانوں کو جنہیں حضرت مولوی
صاحب کے شاگرد ہونے پر فخر ہے۔
سلسلہ کے مختلف کاموں میں مصروف دیکھ کر
حضرت مولوی صاحب کو بہت خوشی اور مسرت
ہوتی تھی۔ اور آپ ہمیشہ اپنے شاگردوں کے
لئے دعائیں فرماتے تھے۔ بسا اوقات ان میں
سے بعض سے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے
اتنے عرصہ سے مسلسل دعا کر رہا ہوں۔ اللہ
تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور
انہیں اس بارے میں ہر طرح سے خوشی
عطا فرمائی۔ آپ کے تفسیری حقائق و
معارف اپنے اندر ایک خاص رنگ رکھتے تھے۔
خاکسار کو مدت مدید سے حضرت مولوی
صاحب سے شاگردی کی نسبت حاصل ہے
اور اب تک بھی مختلف طریقوں سے استفادہ
کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اب یہ سلسلہ اپنی
ظاہری شکل میں بند ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا
الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی
صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات
عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت مولوی صاحب کو امام ہمام سیدنا
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
سے جو عشق و محبت تھی۔ جو رابطہ قلبی حاصل
تھا۔ وہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا۔
حضور کے ہر ارشاد کی حرفی تعمیل کو
آپ لازمی جانتے تھے۔ اور یہی روح
اپنے حلقہ احباب میں پیدا کرتے تھے۔
عشق میں چون وچرا کا سوال ہی نہیں
ہوتا۔ اور یہ نظارہ حضرت مولانا
سید محمد سرور شاہ صاحب کی زندگی
کا طغرائے امتیاز ہے۔ سفر و حضر
میں اپنے محبوب آقا کی مجلس میں
شرکت اور آپ کے دلنواز کلام
کا سننا آپ کا اہم ترین مقصد ہوتا
تھا۔ اور بڑھاپے کے باوجود
راہ خدا میں قربانی کے لحاظ سے
جوانوں سے ہر رنگ میں آگے تھے۔
اخلاص اور تقویٰ کا تو کوئی مقابلہ ہی
نہیں۔ جفاکشی اور محنت میں بھی آپ
جوانوں سے بڑھ کر تھے۔ آخری دنوں تک
مطالعہ فرماتے رہے۔ اور تدریس کا شغل
جاری رکھا۔ آہ! آج وہ بحر زخار سکون
پذیر ہو گیا۔ اور آج وہ مقدس وجود ہماری
نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ
سے عاجزانہ دعا ہے کہ اپنے
پیارے بندے کے درجات کو بلند
سے بلند تر فرمائے۔ اور اپنے
سلسلہ کی ترقی کے لئے بیش از
پیش سامان مہیا فرمائے۔ وھو
علی کل شیء قدیر۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

سفرِ بنگال اور تبلیغِ احمدیت

یہ عاجز ۲۳/۱ کو دارالامان سے بذریعہ ریل بنگال کے سفر پر روانہ ہوا۔ راستہ میں لدھیانہ انبالہ۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ ستور بیر اور دہلی۔ متھرا۔ آگرہ۔ ساندھن بیری۔ اودل۔ پرکھم بنارس۔ بشہر و مقامات میں اتم کو کتب سلسلہ فروخت کیں۔ اور انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی۔

پھر صوبہ بنگال میں مالوہ شہر۔ بہرامپور۔ گنگا نگر۔ جاٹرا مور کھالی۔ بھرتپور۔ کاندھی شول پار مہاچشاہی۔ ناٹور۔ بوگرا۔ گائی بندا۔ رنگپور۔ لسنت پور۔ کوڑی گرام۔ لال منیر ہاٹ۔ مین سنگھ۔ نیترا کونہ۔ ڈھاکہ۔ نارائن گنج۔ رکانی بازار۔ پنج گاؤں وغیرہ میں دو دو چار چار دن قیام کرتا ہوا۔ برہمن بڑیہ پہنچا۔ اور پھر نواح میں موضع تاردا گوڑا۔ دیبو گرام۔ ناٹانی میں دورہ کر کے تبلیغی اور تربیتی جلسے کئے۔ وہاں سے واپسی پر۔ دیناجپور۔ بھاگلپور۔ پٹنہ۔ لکھنؤ۔ بریلی سہارنپور تا کر تبلیغ کی۔ الغرض ۵۰ با قاعدہ تقریروں کے علاوہ ۵۰۰ کرده تعلیم یافتہ اصحاب کو انفرادی تبلیغ کی کل ۹۰۰ سو کتب سلسلہ اردو و انگریزی فروخت کیں۔ اس چار ماہ چار دن کے عرصہ میں ریل اور سائیکل پر اور پیدل وغیرہ ۵۲۷۵ میل سفر کر کے مورخہ ۲۷ کو معہ دو بنگالی احمدی طالب علموں کے واپس دارالامان بفضل خداوند کریم بخیریت پہنچ گیا۔ الحمد للہ جن احمدی احباب نے اس سفر میں بہرِ ساتھ تعاون فرمایا۔ انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے انکے حق میں دعا گو ہوں جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

قریشی محمد حنیف قمر مبلغ انصار اللہ بہشتی دار الانوار قادیان

سیکرٹریان امور عامہ جماعتہائے احمدیہ مقامی و بیرونی فوراً توجہ فرمائیں

نظارت ہذا کی طرف سے ۱۲ر مئی ۱۹۴۷ء کے اخبار الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ سکرٹریاں امور عامہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت سال ۴۷-۱۹۴۶ء (از یکم مئی ۱۹۴۶ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء) ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء تک دفتر نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ تا نظارت ان کو اپنی سالانہ رپورٹ میں شامل کر سکے۔ مگر اس وقت تک صرف مقامی جماعت کے ایک محلہ کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس لئے دوبارہ بذریعہ اعلان ہذا سکرٹریان امور عامہ مقامی اور بیرونی جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مطلوبہ رپورٹ زیادہ سے زیادہ ۱۵/۶/۴۷ تک بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

چوہدری لکھا صاحب صحابی وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری غلام محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کریم پور ضلع جالندھر)

ایک نہائیت نفع مند کام

پرلیسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے۔ اس لئے ہمنے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریبًا قریبًا مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چندماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سر دست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خرید لینے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو

پرلیسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں

(صاحبزادہ) **مرزا شریف احمد**

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور دلیسی ہی اور دواؤں کی تعریف سُنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھالینے سے فورًا آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر لگا کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فورًا کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہائیت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کرلیں گے۔ کہ موجودہ دواؤں سے اسکا زیادہ اور زود اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۳ ہے درمیانی شیشی ۱۲ چھوٹی شیشی ۱۲ ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

سوکھا کا مریض بچہ تندرست ہو گیا

مَیں نے اپنے بچہ کیلئے سوکھا ہو جانے پر آپ کو دوائی کے واسطے لکھا تھا۔ آپ نے **تریاق الاطفال** اور **مُفیدُ الاطفال** دو دوائیں روانہ فرمائیں جن کے استعمال سے بچہ **بالکل تندرست** ہو گیا۔ (خاکسار۔ چوہدری **محمد عبداللہ احمدی مشن روڈ کوئٹہ**)

تریاق الاطفال (جس کا جزو سچے موتی ہیں)

پانچ روپے فی شیشی

مفیدالاطفال چار روپے فی شیشی :- دونوں شیشیاں اکٹھی استعمال کرانی چاہئیں

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ضرورت

بہار کے ایک معزز احمدی خاندان کی تعلیمیافتہ لڑکی کے لئے احمدی گھرانے میں رشتہ درکار ہے۔ لڑکا دیندار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ بہار۔ بنگال یا یوپی کے رشتہ کو ترجیح دی جائیگی تفصیل کے لئے مجھ سے خط وکتابت کریں۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق قادیان

ترسیل زر اور مقامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جاوے۔

ضروری خبریں

ہندوستانی زعماء سے وائسرائے کی ملاقات

نئی دہلی ۵ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج صبح دس بجے وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے سات ہندوستانی لیڈروں سے ملاقات کی - ان لیڈروں کے نام یہ ہیں - مسٹر محمد علی جناح - مسٹر لیاقت علی خاں - سردار عبدالرب نشتر - پنڈت جواہر لال نہرو - اچاریہ کرپلانی - مسٹر ولبھ بھائی پٹیل - مسٹر بلدیو سنگھ -

ہندوستان کی تقسیم کی صورت میں جو مختلف انتظامی سوال پیدا ہوں گے - وائسرائے ہند نے ان کے متعلق گذشتہ ملاقات میں ان لیڈروں کو ایک رقعہ دیا تھا - اس سلسلے میں آج مزید بات چیت ہوئی - صوبوں کی تقسیم سے پیدا شدہ صورت حالات پر بھی غور کیا گیا - یہ کانفرنس سوا دو گھنٹے تک جاری رہی -

۷ جون کو ہفتے کے دن صبح دس بجے پھر کانفرنس منعقد ہو گی -

مسلم لیگ کونسل میں کون کون شریک ہوں گے

نئی دہلی ۵ جون - آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا جو اجلاس ۹ جون کو منعقد ہو رہا ہے - اس میں شمولیت کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو خاص طور پر دعوت دی گئی ہے - (۱) ملک فیروز خاں نون (۲) پیر صاحب مانکی شریف (۳) پیر صاحب زکوڑی (۴) مولانا شبیر احمد عثمانی (۵) مولانا طاہر احمد (۶) مولانا ظفر احمد تھانوی -

سندھ کے وزراء کونسل میں شریک ہونے کے لئے عنقریب دہلی روانہ ہو جائیں گے - بنگال - سرحد اور پنجاب کے قریباً تمام مسلم لیگی لیڈر بھی شامل ہوں گے -

آج شام کو مسٹر لیاقت علی خاں کی کوٹھی پر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا پھر اجلاس منعقد ہوگا

برطانوی تجاویز پر رائے زنی

وائسرائے ہند نے جن برطانوی تجاویز کا اعلان کیا ہے - اس پر مختلف لیڈروں نے اظہار رائے کیا ہے - کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر جوشی نے کہا کہ ان تجاویز سے ہندوستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا - کانگرس کو زور دینا چاہیئے کہ صوبوں کی نئی تقسیم بجائے مذہب کے زبان کی بنا پر کی جائے -

بنگال کے پانچ ہندو لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بنگال کی تقسیم صحیح طریق پر نہیں کی گئی - صوبے کے ہندوؤں کی ایک خاصی تعداد کو اس معاملہ میں حق رائے دہندگی سے محروم کر دیا گیا ہے - تاہم امید ہے کہ سرحدیں متعین کرنے والا کمشن اس بے انصافی کی تلافی کر دے گا -

انڈین فیڈریشن آف لیبر کے پریذیڈنٹ نے کہا - امید ہے کہ ان تجاویز کی بدولت فتنہ و فسادات ختم ہو جائیں گے - اور ملک کے تمام حصے آزادانہ طور پر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائیں گے -

گاندھی جی نے کہا اگر ہندوستان متحد رہتا تو زیادہ اچھا تھا - لیکن حالات کی نوعیت ایسی تھی کہ کانگرس کو مجبوراً تقسیم کا اصول تسلیم کرنا پڑا - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کانگرس نے مرعوب ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے - اب جو کچھ ہو چکا ہے اسے صرف اس صورت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے - جبکہ ملک کے باشندے کسی فیصلہ پر متحد ہو جائیں -

اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کہا - یہ سکیم غیر تسلی بخش اور مایوس کن ہے - اس سے بلاشبہ سکھوں کی یکجہتی کو نقصان پہنچے گا - سکھوں کے مفاد کا زیادہ تعلق اب سرحدی کمشن کے رویہ کے ساتھ ہے - سکھ اس سکیم کے متعلق اس وقت کوئی قطعی فیصلہ کریں گے - جبکہ انہیں سرحد کمشن کے طریق کار کے متعلق تفصیلات کا علم ہو جائیگا - آپ نے اس امر پر زور دیا کہ پنجاب کے ہندو اور سکھ صرف اس صورت میں مطمئن ہو سکتے ہیں جبکہ تقسیم پنجاب کی حد دریائے چناب کو مقرر کیا جائے -

برطانوی پارلیمنٹ میں تازہ سکیم کا اعلان

لنڈن ۴ جون کل برطانوی دارالعوام میں وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے "تالیوں کی گونج" کے درمیان ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق برطانوی سکیم کا اعلان کیا - ان کی تقریر کے بعد حزب مخالفت کے لیڈر مسٹر چرچل نے تقریر کی - آپ نے سکیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا - میں فی الحال اس سکیم پر مفصل تبصرہ کرنا نہیں چاہتا - کیونکہ یہ سکیم کافی غور و خوض کی مستحق ہے -

رائٹر کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ بہت جلد عارضی طور پر پاکستان اور ہندوستان کے دو گورنر جنرل مقرر ہونے کا امکان ہے - مسٹر چرچل نے اپوزیشن کی طرف سے حکومت کو تعاون کا جو یقین دلایا ہے - اس پر سخت حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے -

مسٹر اٹیلی نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ اس سال کے اندر ہندوستان کی دونوں حکومتوں کو درجہ نو آبادیات دے دیا جائے گا - ممکن ہے بعد میں دونوں حکومتیں دولت مشترکہ سے نکلنے کا فیصلہ کریں -

پنجاب کے ممبران اسمبلی دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے

لاہور ۵ جون اگر پنجاب اسمبلی کے ممبروں نے تقسیم پنجاب کا فیصلہ کیا - تو امید ہے کہ جلد دونوں حصوں میں عارضی حکومتیں قائم کر دی جائیں گی - اس صورت میں مندرجہ ذیل مسلم لیگی اور کانگرسی ممبران اسمبلی مشرقی پنجاب سے ممبر منتخب ہونے کی وجہ سے مشرقی پنجاب (غیر مسلم) کی حکومت میں چلے جائیں گے - نواب افتخار حسین آف ممدوٹ - سردار شوکت حیات خاں - سردار سورن سنگھ - سیٹھ سدرشن سردار کپور سنگھ - مندرجہ ذیل لیڈر مغربی پنجاب (مسلم) میں رہیں گے - ملک خضر حیات خاں سابق وزیر اعظم پنجاب - ملک فیروز خاں نون - نواب سر مظفر علی خاں قزلباش - نواب محمد جمال خاں آف لغاری - نواب عاشق حسین - ممتاز دولتانہ - بیگم شاہنواز - مسٹر تمیز حسین سچر - چوہدری کرشن گوپال دت - لالہ بہاری لال -

مشرقی پنجاب (غیر مسلم) میں موجودہ اسمبلی کے ۷۹ ممبر ہوں گے - جن میں سے ۴۹ اچھوت ۳۱ ہندو - ۱۹ سکھ اور ۲۲ مسلمان ہوں گے - مغربی پنجاب (مسلم) میں ۹۰ ممبر ہوں گے جن میں ۶۶ مسلمان - ۱۱ ہندو ایک اچھوت ۱۲ سکھ - اور دو ہندوستانی عیسائی ہوں گے -

لاہور ۵ جون :- لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس تیجا سنگھ نے فسادات لاہور کے سلسلہ میں گرفتار شدہ ستر اشخاص کو رہا کر دیا ہے - ان لوگوں کو ۱۸ مئی کو مختلف الزامات کی بناء پر گرفتار کیا گیا تھا - جسٹس تیجا سنگھ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے - کہ ان لوگوں کو قید رکھنا خلاف قانون ہے -

آج شہر میں تین اشخاص کو چھرا گھونپا گیا

ناگپور ۵ جون - آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر نے ایک بیان میں برطانیہ کی تازہ سکیم پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا - ہندوؤں پر جبراً پاکستان ٹھونسا گیا ہے - کانگرس کو چاہیئے کہ اس سکیم کو منظور کرنے سے پہلے ملک کے ووٹروں کی رائے دریافت کرے - اور اگر ضرورت ہو - تو پاکستان کے سوال پر نئے انتخابات کرانے کی کوشش کرے

کراچی ۵ جون - گورنر سندھ نے سندھ اسمبلی کا ایک خاص سیشن ۲۶ جون کو بلا لیا ہے جس میں تازہ برطانوی سکیم کے مطابق کارروائی کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا -

غرباء کی امداد کیلئے غلہ کا انتظام

(۱) ہر خاندان اپنے گھر کے سالانہ گندم کے خرچ کا چالیسواں حصہ دیا ربیعہ کے غرباء کی امداد کے لئے دے

(۲) اور نہری علاقہ کے زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ حصہ دے کر شامل ہوں

(۳) لیکن جن کو ہزاروں من گندم اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے - وہ بجائے ۱/۴۰ حصہ کے اپنی توفیق اور طاقت کے مطابق زیادہ قربانی کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں غرباء کا حصہ زیادہ رکھا ہے -

(۴) تحریک جدید کے جو مجاہد ابھی تک دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ اب بیدار ہو جائیں - اور ہوشیار رہیں - کہ سال میں سے ساتواں مہینہ جا رہا ہے - کوشش کریں - کہ اس ماہ میں ان کا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل ہو جائے یاد رکھیں جستی سے کام نہ لینے والے لبا اوقات محروم رہ جاتے ہیں - اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے مگر بعد میں ندامت فائدہ نہیں دیتی - پس فوری